Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۱ شوال ۱۴۱۰ھ، ۷ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۷ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۰۲

سفر رمضان کے بعد بھی جاری رہے

"جب رمضان ختم ہو تو دیکھیں کہ آپ نے کتنا خدا کی ذات میں سفر کیا ہے۔ وہی سفر، سفر ہوگا جو رمضان کے بعد بھی جاری رہے گا۔ وہ سفر جہاں آپ پھسل کر واپس آجائیں وہ سفر، سفر نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوششوں میں انسان پھسلتا رہے لیکن جب ایک مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے بعد پھسلنا نہیں ہونا چاہیئے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۵ کالم ۱)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بخیر و عافیت ہیں اور دن رات خدمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ حضور کی صحت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران ہر ہفتہ اور اتوار کو حضور ایدہ اللہ نے بیت الفضل (لندن) میں قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کے رکوع نمبر ۱۰ تا ۱۲ کا انگریزی زبان میں درس ارشاد فرمایا۔ یہ درس ساڑھے بارہ بجے دوپہر سے ۲ بجے تک جاری رہتا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

۳۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو نماز جمعہ کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے بیت الفضل لندن میں جن احباب و خواتین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب

۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مربی سلسلہ ربوہ۔

۳۔ مکرم شریف احمد صاحب امینی مربی سلسلہ قادیان۔

۴۔ مکرمہ حبیب فاطمہ صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب امیر ڈگری گھمن (ضلع سیالکوٹ)۔

۵۔ مکرم ارباب علی خان صاحب سندھی ربوہ

۶۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کویت

۷۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب فیصل آباد

۸۔ مکرمہ شمیم آرا بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ضلع مظفر گڑھ۔

۹۔ مکرمہ والدہ صاحبہ، مکرم نسیم احمد صاحب ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ۔

۱۰۔ مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب عبدالحافظ آبادی

۱۱۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر

۱۲۔ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ۔ لندن

۱۳۔ مکرمہ والدہ صاحبہ مبشر احمد صاحب طارق مربی سلسلہ۔

۱۴۔ مکرم سلطان احمد خان صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل۔

۱۵۔ مکرم اسلم ندیم چوہدری صاحب برادر نسبتی مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ (امریکہ) کراچی۔

۱۶۔ مکرم اللہ دتہ صاحب مبشر معلم وقف جدید بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ۔

۱۷۔ مکرمہ صالحہ ایاز بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب ایاز۔ والدہ افتخار احمد صاحب ایاز طوالو۔

۱۸۔ مکرمہ حنیفہ طاہرہ صاحبہ والدہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ اعزاز الحق صاحب (لندن) سیالکوٹ

۱۹۔ مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی خسر مکرم نعیم اللہ امینی اسسٹنٹ ہیڈ فورڈ گوجرانوالہ۔

۲۰۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب برادر نسبتی مکرم عبداللطیف خان صاحب (ہنسبو) سویڈن

۲۱۔ مکرم ملک متوڑ اعجاز احمد صاحب ابن ملک مبشر احمد صاحب فیصل آباد جرمنی

۲۲۔ مکرم شیخ خالد مسعود صاحب فیصل آباد

۲۳۔ مکرم رشید احمد صاحب والد عمران احمد صاحب کینیڈا

۲۴۔ مکرمہ امۃ العزیز ارشد صاحبہ والدہ ہارون رشید ہاشمی صاحب لاہور

۲۵۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ عزیز الدین صاحب احمد نگر

۲۶۔ مکرم نسیم احمد صاحب دوبئی

۲۷۔ مکرم ماسٹر مولا داد صاحب ربوہ

۲۸۔ مکرمہ ناجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حنیف صاحب (ہمشیرہ مولانا ابوالعطاء صاحب)

۲۹۔ مکرم منظور احمد صاحب چیمہ آف لاہور جرمنی۔

۳۰۔ مکرمہ والدہ صاحبہ مشتاق احمد صاحب اعوان ایڈووکیٹ احمد پور شرقیہ

۳۱۔ مکرم لیاقت خان صاحب ابن برکت اللہ صاحب سانڈھن (انڈیا)

۳۲۔ مکرم تسنیم احمد صاحب برادر مکرم کلیم احمد صاحب کینیڈا ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۳۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب والد مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب طاہر صدر جماعت روچیسٹر۔ امریکہ

۳۴۔ مکرم رفیع اللہ خان صاحب امریکہ

۳۵۔ مکرم محمد صدیق صاحب کاٹھگڑی ابن مکرم عبدالواحد صاحب کاٹھگڑی چک 2/TDA ضلع خوشاب۔

۳۶۔ مکرمہ خالدہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب لاہور

۳۷۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب والد مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب فیصل آباد

۳۸۔ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب (برادر عبدالغنی ناصر صاحب و محمد سلیم اعوان صاحب لندن) ربوہ

۳۹۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ پروفیسر عطاء الرحمان صاحب ربوہ

۴۰۔ مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر ہاشمی صاحبہ کراچی

۴۱۔ مکرمہ والدہ صاحبہ نصرت باسط صاحبہ

۴۲۔ مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم محمد صدیق صاحب و مکرم محمد رفیق صاحب ربوہ

○ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے ایک مربی سلسلہ عبدالاول خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری کے نکاح کا اعلان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے عزیزہ روشن جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم احمد الرحمان صاحب کے ساتھ احمدیہ بیت الذکر چٹاگانگ میں مبلغ ۳۰،۰۰۰ ٹکہ حق مہر کے عوض کیا۔

۱۱ فروری کو رخصتانہ ہوا اور محترم مولانا موصوف نے دعا کروائی۔ اگلے روز ڈھاکہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب، اعلیٰ سول و سرکاری افسران نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب یونس کی صحت کچھ عرصہ سے کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ چکروں کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے

○ مکرم عبدالوہاب صاحب آف جامکے چیمہ ضلع سیالکوٹ کا نوزائیدہ بچہ بعارضہ یرقان بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب (ڈیرہ غازیخاں) کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر بیمار ہیں

○ مکرم طاہر احمد صاحب باجوہ (دارالیمن ربوہ) کی ٹانگ کار کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

۴۳۔ مکرم میاں عبدالوہاب صاحب والد عقیل میاں صاحب لندن

۴۴۔ مکرمہ مسرت تنویر اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب لندن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۷ مئی ۱۹۹۰ء

بچوں کا عالمی دن

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز میں اپنی بیوی، بچوں اور دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔

ایک شخص حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضور میں نے اپنے بیٹے کو مارا بھی بہت ہے لیکن وہ ٹھیک ہی نہیں ہوتا حضور نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے دعا بھی کی ہے۔ بچوں کو مار کر ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے والا تو ایک رنگ میں شرک کرتا ہے۔ اسے دعا کرنی چاہیئے۔

بچوں سے محبت اور شفقت کی جو مثالیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ملتی ہیں انہیں سن کر اور انہیں پڑھ کر دل میں ایک وجد کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

چھ مئی کو اقوام متحدہ کے زیر انتظام دنیا بھر میں بچوں کا دن منایا گیا۔ بچوں کی خوراک۔ ان کی دیکھ بھال۔ ان کی تعلیم۔ ان کے لئے زندگی کے مواقع اور ہر قسم کی سہولیات کا ذکر آیا۔ دنیا بھر میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا۔ لیکن ایک بات جو رہ گئی اور شاید دنیا بھر میں کسی پروگرام میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا وہ ہے بچوں کے لئے دعا۔ یہ بات ہم کہے دیتے ہیں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات سے یہی پتہ چلتا ہے کہ بچوں کے لئے دعا بہت ضروری ہے۔ اور اس لئے بھی کہ حضور نے فرمایا کہ ہمارا تو ہتھیار دعا ہی ہے۔ پس اب جبکہ توجہ بچوں کی طرف پھیری جا رہی ہے۔ اور یہ بچوں کا پانچواں عالمی دن تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں دیگر پروگراموں پر ضرور توجہ دی جائے وہاں بچوں کے لئے دعائیں بھی ضرور کی جائیں۔ وہ عوامل جو ہمیں نظر نہیں آتے۔ اور وہ عوامل جن پر ہمارا اختیار نہیں ہے۔ کلی یا جزوی۔ ان کو بروئے کار لانے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ بچوں کو بچے سمجھئے اور ان سے محبت کا سلوک کیجیے۔ ان کی ضروریات کا اپنی ضروریات سے بڑھ کر خیال رکھئے۔ ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کی تمام تدابیر بروئے کار لائیں۔ لیکن ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کیجیے کہ وہ بچوں کے بہتر زندگی بسر کرنے کے سامان پیدا فرمائے اور انہیں معاشرہ کا بہتر حصہ بنائے۔ دعا اور پھر دعا۔

سوچیں گے تو یہ بات سمجھ سے نہیں بالا
غیرت کا تقاضا ہے کہ احساس کریں ہم
خوں کم ہے تو ہم اپنا پسینہ تو بہائیں
قربانیٔ اسلاف کا کچھ پاس کریں ہم

ـــــــ ابوالاقبال

حرص و آز اور کبھی تیغ و تبر کی باتیں
وائے بگڑے ہوئے اندازِ بشر کی باتیں

حُسنِ اخلاص سے رَوشن تھے محبت کے چراغ
اب تو باقی ہیں فقط مال کی زر کی باتیں

یہ عجب دورِ زمانہ ہے خدایا جس میں
بے ہنر لوگ بھی کرتے ہیں ہنر کی باتیں

بیخ و بن ہی کے جو در پے تھے شجر کی یارو
آج کرتے ہیں وہی اُس کے ثمر کی باتیں

سچ تو یہ ہے کہ فسادات سے مل جائے نجات
واعظِ شہر اگر چھوڑ دے شر کی باتیں

میرے اس نغمۂ شوریدہ کو شکوہ نہ سمجھ
خونِ دل سے ہیں لکھی دیدۂ تر کی باتیں

زخم کھا کر بھی ہوں خاموش، مگر کیا کیجے
لوگ کرتے ہیں مرے زخمِ جگر کی باتیں

یہ شبِ تار بہر طور گزر جائے گی
آؤ یارو کریں انوارِ سحر کی باتیں

منزلِ یار قریب آ ہی گئی ہے نادرؔ
چھوڑئیے چھوڑئیے اب گردِ سفر کی باتیں

نادرؔ قریشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ایئر مارشل (ریٹائرڈ) ظفر احمد چوہدری

محترم چوہدری شاہنواز صاحب

خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

چوہدری شاہ نواز صاحب بلاشبہ ایک بلند پایہ اور منفرد شخصیت کے حامل تھے ان کی ذاتی خوبیاں اتنی غیر معمولی تھیں کہ وہ خواہ کسی ملک یا معاشرے میں ہوتے اس میں ضرور اعلیٰ مقام حاصل کرتے۔ ذاتی قابلیت کے علاوہ ان کی شخصیت میں ایسی دلکشی تھی کہ وہ ہر ملنے والے پر گہرا اثر چھوڑتی۔ ظاہری حسن و وجاہت کے ساتھ ساتھ انکی خندہ پیشانی۔ فراخ حوصلگی اور اعلیٰ اخلاق ہر شخص کو اتنا متاثر کرتے کہ وہ ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ وہ اپنے خاندان میں پہلے شخص تھے جنہوں نے تجارت اور صنعتی کاروبار میں قدم رکھا۔ اور ہر کام ایسی لگن اور حسن انتظامی سے کیا کہ ہمیشہ نمایاں کامیابی نصیب ہوئی اور ان کے قائم کئے ہوئے ادارے دوسروں کے لئے نمونہ بن گئے۔

چوہدری شاہ نواز موضع چھور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور یہیں دسمبر ۱۹۰۷ء میں ان کی پیدائش ہوئی۔ یہ گاؤں اپنے سرکردہ باسیوں کی قومیت کی نسبت سے چھور کاہلواں بھی کہلاتا ہے اور چوہدری صاحب بھی اسی کاہلوں برادری کے فرد تھے۔ ان کے والد محترم کا نام چوہدری تاج محمد اور آبائی پیشہ زمینداری تھا۔ ان کے دادا چوہدری علی محمد اس علاقہ کے با اثر اور نہایت ہی نیک نام زمیندار تھے۔ ان کے بعد خاندان کی سربراہی ان کے بڑے صاحبزادے چوہدری تاج محمد کو ملی جن کی دیانت امانت اور فیاضی ضرب المثل تھی۔ ان کے دو بیٹے تھے، چوہدری شاہ نواز اور چوہدری محمد اسلم جو ایک عرصہ تک سیالکوٹ ضلع کے امیر رہے ہیں۔

چوہدری تاج محمد کہا کرتے تھے کہ وہ اوائل عمر میں ایک شادی میں شرکت کے لئے کسی دوسرے گاؤں گئے۔ وہاں کسی شخص نے چھور کے میراثی سے پوچھا کہ یہ لڑکا کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ چوہدری علی محمد کا بیٹا تاج محمد ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں نہیں مانتا۔ جب پوچھا کہ کیوں نہیں مانتے تو اس نے کہا کہ میں کل سے دیکھ رہا ہوں کہ اس نے ایک نماز نہیں پڑھی اور چوہدری علی محمد کا بیٹا بے نماز نہیں ہو سکتا۔ چوہدری تاج محمد کہتے تھے کہ اس بات سے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ پھر انہوں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ کیا خوش قسمتی تھی کہ بالآخر انہوں نے اپنی جان بھی نماز کے سجدہ میں ہی جان آفرین کے حضور حاضر کی۔ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان یہ ہوا کہ انہیں احمدیت قبول کرنے اور بانی سلسلہ کے جاں نثار رفیق بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ یہ سعادت اس خاندان میں سب سے پہلے ان کے چھوٹے بھائی چوہدری غلام احمد (والد چوہدری بشیر احمد و برادران) کو نصیب ہوئی جبکہ وہ ابھی کالج میں پڑھتے تھے۔ اور پھر جلد ہی سب بہن بھائی اس الٰہی سلسلہ سے منسلک ہو گئے۔ چوہدری تاج محمد کے دوسرے بھائی چوہدری محمد خان (والد چوہدری نبی احمد و برادران) اور چوہدری محمد حسین (والد چوہدری محمد نواز و برادران) بھی سلسلہ سے بیعت ہوئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے احمدیت تمام خاندان میں رگِ جان کی طرح سرائت کر گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بھی اس پاک شجر سے پیوستہ رکھے۔

چوہدری شاہ نواز صاحب نے لاہور سے بی۔ اے اور قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء میں سیالکوٹ میں وکالت شروع کی۔ جلد ہی ایک ہونہار وکیل سمجھے جانے لگے اور مقامی سیاست میں بھی کامیابی کے ساتھ حصہ لینا شروع کیا۔ اس طرح چند ہی برسوں میں سیالکوٹ ضلع کی ایک معروف شخصیت بن گئے اور یہ سمجھا جانے لگا کہ وہ دن دور نہیں جب وہ پنجاب کی سیاست میں اعلیٰ مقام حاصل کریں گے۔ اور شائد ایسا ہی ہوتا اگر دوسری جنگِ عظیم کے شروع ہونے کے بعد ان کا رجحان صنعت و تجارت کی طرف نہ ہو جاتا۔ جنگ نے فوجوں کے ساز و سامان کے حصول کے سلسلہ میں بہت سے نئے مواقع کاروبار کے پیدا کر دیئے۔ چوہدری صاحب بھی دہلی آئے اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد کوشش شروع کی کہ انہیں اس خشک گوشت تیار کرنے والی فیکٹری کا ٹھیکہ مل جائے جو فوجی ضروریات کے لئے گورنمنٹ آگرہ میں لگانا چاہتی تھی۔ اگرچہ انہیں کاروبار کا کوئی تجربہ نہ تھا اور مالی وسائل کی بھی کمی تھی۔ اور ان کے مقابلہ میں ایسے لوگ تھے جو وسیع کاروباری تجربہ اور کثیر سرمایہ رکھتے تھے۔ لیکن چوہدری صاحب کی محنت۔ لگن اور خود اعتمادی کی وجہ سے یہ کام انہیں کو ملا۔ آگرہ میں فیکٹری بنائی اور اس خوبی سے کام کیا کہ جلد ہی کئی دوسرے شعبوں میں بھی دروازے کھلنے لگے اور کاروبار وسیع سے وسیع تر ہونے لگا۔ جنگ کے اختتام پر مختلف مصنوعات کی درآمد کی ایجنسیاں حاصل کیں اور شاہ نواز لمیٹیڈ کا نام شمالی ہندوستان میں پہچانا جانے لگا۔ یہ سب کچھ چوہدری صاحب کی ذاتی کاوشوں، قوتِ فیصلہ اور حسنِ انتظام کا نتیجہ تھا کہ پاکستان بننے سے قبل وہ ایک معروف تاجر اور صنعت کار بن چکے تھے۔

پاکستان بننے پر چوہدری صاحب کراچی آگئے اور ان کا کاروبار روز بروز ترقی کرنے لگا۔ "روٹس گروپ" کی ایجنسی انہیں ملی اور "ہل مین" پاکستان کی مقبول ترین موٹر کار بن گئی۔ اسی طرح "کرائسلر" کی ایجنسی حاصل ہوئی۔ اور پھر "مرسیڈیز" کی جو آج بھی شاہنواز لمیٹیڈ کی پہچان ہے۔ ایک وقت میں انہیں "فوکس ویگن" کی ایجنسی کی پیشکش ہوئی جو انہوں نے کمال فیاضی سے اپنے چچازاد بھائی چوہدری نبی احمد کے حوالہ کر دی اور اس طرح اسی خاندان میں ایک اور معروف صنعتی ادارے کا قیام ممکن ہوا۔ لاہور میں شیزان انٹرنیشنل قائم ہوا جو کہ پھلوں اور سبزیوں کے مرکبات تیار کرنے کا سب سے بڑا ملکی ادارہ ہے۔ پھر منڈی بہاؤالدین میں شاہ تاج شوگر مل قائم ہوئی جو کہ ملک کی شوگر ملوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے اور جس نے بہت سے ضرورت مندوں کو باعزت روزگار فراہم کیا ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی شعبوں میں نہائت اعلیٰ پیمانہ پر کاروبار شروع کیا گیا۔

چوہدری صاحب ایک انتھک انسان تھے اور ہمہ وقت کاروبار کو بڑھانے اور بہتر بنانے کی سکیمیں سوچتے رہتے تھے۔ وہ کبھی کسی چیز سے مرعوب نہ ہوتے اور غالباً ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ فیصلہ کرنے میں کبھی دیر نہ کرتے اور اگر سمجھتے کہ کوئی غلط قدم اٹھا لیا گیا ہے تو اسے فوراً منسوخ کر دیتے اور جو نقصان ہوتا اسے حقیقت پسندی اور صاف دلی سے برداشت کرتے۔ صاف گو اتنے تھے کہ بعض لوگ اس خوبی کو غلط رنگ دے کر انہیں بے لحاظ اور درشت کلام سمجھ لیتے۔ ان کے کاروبار میں بے شمار دوستوں اور عزیزوں کو روزگار حاصل ہوا جن سے چوہدری صاحب نے ہمیشہ ہمدردی اور فراخدلی کا سلوک کیا۔ ان میں سے کچھ نے تو وقت کے ساتھ ساتھ اپنا کاروبار شروع کر لیا جس سے چوہدری صاحب کبھی کبیدہ خاطر نہ ہوئے اور حتی المقدور ان کی مدد ہی کی۔ جس عزیز یا ملازم نے مخالفت کی یا کوئی نقصان پہنچایا اسے بھی معاف کر دیا۔ اور بسا اوقات دوبارہ ملازمت دے دی یا دیگر مدد کی۔ گویا کہ ان کا حوصلہ بہت وسیع تھا اور ہمیشہ دوسروں سے اچھا معاملہ کرنے کی کوشش کرتے۔ یقیناً ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں بہت برکت دی اور تقریباً جس کام کو بھی ہاتھ لگایا اس میں نمایاں کامیابی اور منفعت حاصل ہوئی۔

چوہدری صاحب نے جتنے بھی کاروبار کئے ان میں سب سے زیادہ وہ شیزان ریسٹورنٹس کو پسند کرتے تھے۔ یہ ادارے ان کے ذاتی شوق کی عکاسی کرتے تھے اور ان کا محبوب مشغلہ تھے۔ اصل غرض مالی منفعت نہ تھی بلکہ یہ کہ اعلیٰ پایہ کے مطعم قائم ہوں جہاں صاف ستھرا اور جاذب نظر کھانا مہیا ہو اور جہاں شرفاء اور ان کے اہل و عیال بلا جھجک آ سکیں۔ چوہدری صاحب ان اداروں کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کی خود نگرانی کرتے۔ حتیٰ کہ مختلف کھانوں کے پکانے کی ترکیب اور پیش کرنے کے انداز کی ہدایات بھی خود جاری کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ شیزان ملک کے بہترین ریسٹورنٹ بنے اور پاکستان کے علاوہ لندن۔ نیویارک اور واشنگٹن میں بھی اعلیٰ ترین ریسٹورنٹ ہونے کی شہرت حاصل کی۔

چوہدری شاہ نواز کی خوش قسمتی تھی کہ ۱۹۳۳ء میں ان کی شادی نواب محمد دین صاحب کی صاحبزادی مجیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جو کہ ہر رنگ میں ایک مثالی رفیقہ حیات ثابت ہوئیں۔ یہ خاتون نیکی۔ اخلاص۔ ایثار اور اعلیٰ اخلاق کا مجسمہ ہیں۔ اور اپنے وسیع حلقہ میں ایک منفرد مقام رکھتی ہیں۔ وہ ہر ایک سے بلا استثنا کمال شفقت اور خوش خلقی سے پیش آتی ہیں اور ہر کسی کی مدد کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتی ہیں۔ ان کے عزیزوں نے ان کی زبان سے کبھی کوئی شکوہ یا کسی کی کمزوری کا ذکر نہیں سنا۔ ہر معاملہ میں پردہ پوشی اور درگزر ان کا شیوہ ہے اور ہر ایک سے ہمدردی اور صلہ رحمی کا سلوک کرتی ہیں۔ ان کی صحبت ان کے عزیزوں کے لئے واقعی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ دینی اخلاص ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے اور ان کا ہر قدم دینِ حق کی روح کے عین مطابق ہوتا ہے۔ جماعت کے ہر کام اور ہر تحریک میں پورا حصہ لیتی ہیں اور لجنہ تنظیم کی سرگرم رکن ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی عمر دے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

ان کے والد بزرگوار نواب محمد دین صاحب نے ربوہ کی بستی کے لئے زمین کے حصول میں گرانقدر خدمات انجام دی تھیں اور اس طرح ان کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا ہے۔ وہ نہایت نیک اور باحیثیت بزرگ تھے۔ چوہدری شاہ نواز کی شادی کے دنوں میں وہ ریاست جودھپور

باقی صٹ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

محمود الحسن امین آبادی کے نام سے تو الفضل کے قارئین بہت دیر سے آشنا ہیں۔ لیکن شائد ان میں سے بہت سے لوگ یہ بات نہ جانتے ہوں جیسا کہ ایک وقت میں ہمیں بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ محمود الحسن امین آبادی اور لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن ایک ہی شخصیت ہیں۔ آپ کا پہلا مجموعہ اشعار۔ "آتش نو بہار" کے نام سے چھپا تو رئیس امروہوی جیسے وسیع ادیب و شاعر نے کہا۔ "میجر جنرل محمود الحسن جبر گہ اہل سیف سے تعلق رکھنے کے باوجود قبیلہ اہل قلم سے بھی اپنا رشتہ استوار کئے ہوئے ہیں۔ گاہے گاہے از راہ لطف اپنے اشعار اس حقیر کو بطور سوغات بھیجتے رہتے ہیں۔ احباب کی کوشش اور اہل ذوق کی سعی و کاوش سے اب ان کا مجموعہ کلام "آتش نو بہار" اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ محمود الحسن صاحب کے کلام میں دلنواز سلاست کے ساتھ تخیل کی طہارت و پاکیزگی پائی جاتی ہے اور دونوں کا منبع تو دان کی شرافتِ نفس اور لطافتِ فکر ہیں۔ محمود صاحب کے تغزل میں نہ احساسات کی پیچیدگی ہے۔ نہ اسالیب کا ابہام۔ ایک چشمہ صافی ہے کہ روح سے شعور کی طرف بہہ رہا ہے۔ برسبیل اختصار اتنا ہی معروضہ مناسب ہے" اسی طرح کا ایک مختصر سا نوٹ آنر دہ کے جانے پہچانے ادیب شفیق الرحمان (ڈاکٹر) نے بھی تحریر کیا ہے۔ آپ نے لکھا "جناب محمود الحسن جس دھڑلے سے بزم میں آئے ہیں ان کا یہ پہلا مجموعہ پہلا معلوم ہی نہیں ہوتا۔ "آتش نو بہار" ایک کہنہ مشق ویٹران VETERAN کی (کم از کم) چوتھی یا پانچویں تصنیف لگتی ہے اور یہ شبہ بھی ہوتا ہے کہ محمود مدتوں سے چپکے چپکے شاعری کرتے رہے ہیں چنانچہ جو کچھ آتش نو بہار میں ہے اس کے علاوہ بھی کافی کچھ ان کے پاس محفوظ ہوگا۔ لہٰذا اب ان کے اگلے مجموعے کا انتظار رہے گا۔ ان کی شاعری کی دلکش خصوصیات میں ایک یہ بھی ہے کہ پہلا مصرعہ دیکھتے ہی دوسرے مصرعے کے متعلق اندازہ ہو جاتا ہے اور شعر پڑھ کر اسی مضمون کے کئی اور اشعار یاد آجاتے ہیں۔ جیسے میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے" ایک اور شاعر افسانہ نویس ناول نگار اور

کتاب: آتشِ نوبہار

شاعر: لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن

کالم نویس جو اسوقت پاکستان میں بہت بڑے ادیب اور شاعر مانے جاتے ہیں یعنی احمد ندیم قاسمی نے آتش نو بہار کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا۔ "محمود الحسن صاحب (محمود امین آبادی) جو ڈاکٹر بھی ہیں اور میجر جنرل بھی انسان کے بنیادی جبلی جذبات اور ان کی نزاکتوں کو شعر بھی خوبصورتی کے ساتھ منتقل کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں ان کا انداز شعر گوئی پرانا سہی جس کا اب زیادہ چلن نہیں رہا۔ مگر ان کی یہی خوبی کچھ کم نہیں کہ وہ مریضوں کو شفا دینے کی شب و روز کی مصروفیات میں سے بھی شعر گوئی کے لئے وقت نکال لیتے ہیں اور یوں بالواسطہ طور پر اس حقیقت کا اعلان کرتے ہیں کہ سائنٹفک اور ٹیکنیکل لحاظ سے انسان ہزار ترقی کر جائے اسکے دل و دماغ کی تربیت اور تہذیب کا منصب شعر و ادب اور دیگر فنون لطیفہ ہی کو ادا کرنا ہوگا۔ محمود الحسن صاحب کا یہ مجموعہ کلام اس مسلمہ حقیقت کے عملی اظہار کا درجہ رکھتا ہے ایک معالج کی حیثیت میں ان کے گوناں گوں مشاہدات اور متنوع تجربات بحثیت شاعر بھی ان کے بہت کام آئے ہیں یہی وجہ ہے کہ آتش نو بہار میں زندگی کی ہمہ گیر رنگا رنگی ہے اور جہاں دکھ کا اظہار ہے وہاں وہ کہیں بھی گھٹتے ٹھیکتے نظر نہیں آتے بلکہ ان کا مقصدِ حیات اور مقصدِ فن بنی نوع انسان کو ان دکھوں سے خلاصی دلانے کی امنگ کو عام کرنا ہے زندگی اور اس کے مسائل کے سلسلے میں یہ بہت مثبت موقف ہے اور اس لئے بہت مبارک" جب کسی شاعر کا تعارف رئیس امروہوی اور احمد ندیم قاسمی جیسے ملک کے بہت بڑے بڑے شاعروں نے کروایا ہو۔ وہاں کوئی اور بات کہنے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ہم بھی اس تعارف میں اپنا تھوڑا سا حصہ شامل کرنے کیلئے محترم محمود الحسن صاحب کے چند اشعار آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے اپنے خیال میں اس مجموعہ کلام کے لحاظ سے ان کا اپنا نمائندہ شعر یہ ہے۔

خراب و خستہ و پامال ہی سہی محمود
ترا غلام ہے حاضر تری جناب میں

تسکین سے واقف ہے اگر کچھ تو وہی دل
جس دل میں غم اندک و بسیار نہیں ہے
تم تھے جو بیاباں میں بھی رونق تھی مگر اب
کہتے ہیں جسے گھر وہ بیاباں کی طرح ہے

حسن کی ضد کا کیا ٹھکانہ ہے
عشق ہر رنگ میں یگانہ ہے

مانو تو یار ہے رگ و جاں سے قریب تر
ڈھونڈو تو کائنات کے اندر کہیں نہیں

مستند ہے عشق کا عالی مقام
عشق لیکن دل کی بیماری بھی ہے

اہلِ دل پاتے ہیں اک کیف مسلسل جس سے
درحقیقت غم الفت کے سوا کچھ بھی نہیں

طاقتِ پرواز کھو بیٹھے ہیں اب شاہیں کے پر
ہو رہا ہے ہر طرف تیرِ حوادث کا شکار

اہلِ جنوں کی شان بھی کتنی عجیب ہے
رہتے تو ہیں جہاں میں مگر ہیں جہاں سے دور

ایک دو قطعات بھی دیکھئے۔

کون کہتا ہے تو ستمگر ہے
کون عقل و خرد سے عاری ہے
ہے تری ذات ہی کہ جو سب سے
پیار کرتی ہے سب سے پیاری ہے

کج کلاہی دلیلِ کج فہمی
خاکساری ثبوتِ دانائی
اہل دل سے سنا ہے یہ میں نے
ایک دھوکا ہے شانِ دارائی

شعر تو بہت سے پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن چند ایک ہم نے پیش کر دیئے ہیں باقی آپ خود پڑھئیے جس چیز کو اس کتاب کا دیباچہ کہا جا سکتا ہے۔ وہ سید ضمیر جعفری نے تحریر کیا ہے۔ اس میں "شخص و شاعر" دونوں کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے ہمارا جی چاہتا ہے۔ کہ کبھی موقعہ ملے تو یہ دیباچہ من وعن قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ جہاں تک اس کتاب کے حصول کا تعلق ہے۔ آپ کیپری بک شاپ ۵۹/۴ حیدر روڈ راولپنڈی چھاؤنی سے ۳۵/ روپے میں خرید سکتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے تین اور مجموعے ہمیں ملے ہیں وہ بھی اللہ نے چاہا تو ایک ایک کر کے قارئین کی خدمت میں تعارف کی صورت میں پیش کر دیئے جائیں گے

اور شاید اسوقت تک محترم محمود الحسن صاحب کا پانچواں مجموعہ کلام بھی "منصۂ شہود" پر آ جائے گا۔

اخبار برطانیہ

انگلستان سے اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ایام میں محترم مولانا مجید احمد صاحب سیالکوٹی کی بیٹی عزیزہ فضیلت راشدہ کی شادی مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبد اللطیف صاحب سے انجام پائی۔ اسی طرح عزیزہ فرحانہ احمد بنت مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب کی شادی مکرم شکیل احمد مرزا ابن مکرم خلیل احمد صاحب کے ساتھ انجام پائی۔ مکرم امتیاز صاحب ابن مکرم تاج الدین صاحب کی شادی عزیزہ رضوانہ بنت مکرم نثار احمد خان کے ساتھ اور عزیزہ روبینہ پروین شاکر بنت مکرم بشیر احمد صاحب شاکر کی شادی مکرم رشید احمد صاحب گیسٹن سے انجام پائی۔ اسی طرح مکرم سہیل اعوان صاحب ابن مکرم سلیم اعوان صاحب کی شادی عزیزہ لیلیٰ بنت مکرم ابراہیم صاحب کے ساتھ انجام پائی۔ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ مکرم مولانا مرزا نصیر احمد صاحب مربی احمدیہ جماعت مانچسٹر کے بڑے بھائی مکرم طاہر احمد صاحب مرزا گوجرانوالہ پاکستان میں وفات پاگئے اسی طرح پروفیسر میاں محمد عبدالوہاب جو یو۔کے۔ احمدیہ جماعت کے سرگرم کارکن تھے اور ۱۷ سال تک پریسٹن کی جماعت کے صدر بھی رہے تھے۔ سات مارچ ۱۹۹۰ء کو لندن میں دل کے حملے سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۶۲ سال تھی آپ محترم حکیم مرہم عیسیٰ صاحب جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے کے پوتے تھے۔ ہم مکرم میاں عبدالوہاب کی فیملی اور مکرم مولانا مرزا نصیر احمد صاحب سے تہہ دل سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اسی طرح ان تمام جوڑوں کو جن کی شادی کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کے خاندانوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں

○ اخبار الفضل کا معیار مبارک باد کا مستحق ہے۔ تمام عملہ کو مبارک ہو۔ مجھے ہفتہ وار بنڈل مل جاتا ہے اور باقاعدہ پڑھتا ہوں۔ میں نے گذشتہ خط میں درخواست کی تھی کہ جن دوستوں کے بارہ میں درخواست دعا چھپتی ہے اگر ان کا مختصر ایڈریس ساتھ ہو تو بعض دوستوں کو خطوط کے ذریعہ تعزیت یا حال احوال پتہ کیا جا سکتا ہے۔

خاکسار نے اپنے والد صاحب الحاج مولوی خلیل الرحمن خان صاحب.... آف پشاور کے حالات زندگی لکھنے ہیں میں ارسال کرنا چاہتا ہوں کیا چھپ جائیں گے۔

محترم ڈاکٹر صاحب!

آپ کی تجویز نہایت مناسب ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ سب کے پتے درج کئے جائیں تو وہ اتنی جگہ لیں گے کہ شاید وہ اعلان شائع کرنے کی گنجائش نہیں رہے گی۔ اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اعلان تو ہر روز دس بارہ ضرور چھپتے ہیں۔ کون ہے جو ہر روز اتنے دوستوں کو خط لکھ سکے گا یہ ہو سکتا ہے کہ آپ یا ہمارا جو قاری بھی کسی کا حال معلوم کرنے کے لئے ہمیں خط لکھے گا۔ تو ہم اسے متعلقہ دوست تک پہنچا دیا کریں گے۔

آپ اپنے والد محترم کے متعلق ضرور مضمون بھیجیں اللہ کے فضل سے چھپے گا۔ اور ضرور چھپے گا۔ آپکی طرف سے سلامتی کی دعا سب کو پہنچا دی گئی ہے

○ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج احمدیہ جماعت یو۔کے لکھتے ہیں۔

آپ سے ملاقات کا جو لطف آیا اس کی حسین یاد اب تک ذہن میں تازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ دیا کہ آپ سے تفصیلی ملاقات ہو گئی۔ یہ نہ ہو سکتی تو یقیناً اس کا بہت افسوس رہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے اور مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔

آپ نے عزیز عطاء المنعم کے مضمون کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ عزیز نے جو مضمون لکھا ہے وہ ارسال ہے اس کی امی نے اس کا ترجمہ بھی کر دیا ہے وہ بھی ساتھ ہی ارسال ہے۔ میں آتے ہوئے ایک نوٹ اپنے نانا ابا حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کے خطوط کے بارے میں دے آیا تھا۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔

○ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج احمدیہ جماعت امریکہ لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ مع اہل و برادران عزیز عملہ الفضل ہر طرح سے خیریت سے ہونگے۔ بڑی تمنا تھی کہ روانگی سے پہلے آپ سے رخصتی ملاقات کر کے اور مرکزی بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ واپسی ہوگی۔ لیکن ربوہ آخری دفعہ یعنی روانگی سے پہلے آنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ آپ نے خاکسار کے قیام ربوہ میں جس پیار اخلاص اور محبت سے نوازا۔ بڑی دعوت دی اور انٹرویو کا اہتمام فرمایا اور خاص وقت اپنی مصروفیت سے نکالا۔ اور آپ کے عملے کے ارکان بالخصوص محترم آغا صاحب کی وارفتگی کا خاص اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے۔ اپنی خاص رحمت سے نوازے۔ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ دلی شکریہ قبول فرمائیں یہاں واپس آکر خاکسار کے گھر والے اور عزیزہ فریدہ آپ کی مزاج پرسی کرتے ہیں۔

(محترم شیخ صاحب آپ نے جن جذبات کا اظہار فرمایا ہے وہ ہمارے لئے قابل صد فخر ہیں آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک محترم شخصیت ہیں۔ انتھک کام کرنے والے اور جماعت کی ترقی کو ہر جہت سے نظر میں رکھنے والے اور اس کے لئے حتی الامکان کوشش کر کے نہ صرف ہدف کو حاصل کرنے والے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ آپ کا دفتر الفضل میں آنا اور ہمیں گفتگو کا موقعہ دینا ہمارے لئے ایک اعزاز تھا خدا کا شکر ہے کہ ہم یہ اعزاز حاصل کر سکے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کو بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرماتا رہے)

○ مکرم انوار الحسن صاحب ملتان لکھتے ہیں

ایک مرتبہ میں حضرت حافظ شاہجہانپوری صاحب کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص کہنے لگا۔ کہ حافظ صاحب جسم میں دردیں ہوتی ہیں دعا کریں۔ فوراً حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرمانے لگے کہ میاں درد جمع درد ہے۔ دردیں تو عورتوں کو ہوا کرتی ہیں پچھلے دنوں الفضل میں مکرم گیانی صاحب کے بارے میں درخواست دعا کے خانے میں لکھا کہ جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں تو میں نے سوچا مکرم بزرگوار گیانی صاحب کو حضرت حافظ صاحب کا یہ واقعہ لکھوں۔ اگر میں نے یہ سنا نہ ہوتا تو نہ لکھتا چونکہ خود ان کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ اس لئے ازراہ لطف آپ کی خدمت میں بھی لکھ دیا۔ وہ بھی اس وجہ سے کہ میرے بڑے بھائی چوہدری انور حسن صاحب سے آپ کی شفقت اس قسم کی تھی کہ مجھے جھجک محسوس نہ ہوئی۔ گو میں پریشانیوں میں اس قدر گھرا ہوا ہوں کہ ساری رات سو نہ سکا پھر بھی یہ لطیفہ لکھ دیا۔

(مکرم انوار الحسن صاحب!

ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے حضرت حافظ شاہجہانپوری صاحب کی زبان سے سنا ہوا یہ لطیف لطیفہ ہمیں لکھا۔ ہم اس سے محظوظ ہوئے اور امید ہے ہمارے قارئین بھی اس سے محظوظ ہوں گے اگرچہ ہم کلی طور پہ اس بات سے متفق نہیں ہیں۔ کہ درد کی جمع درد ہونے کی وجہ سے دردیں نہیں لکھنا چاہیے۔ کیونکہ بات واضح نہیں ہوتی اگر پاؤں میں بھی درد ہو۔ اور ہاتھ میں بھی درد ہو اور سر میں بھی درد ہو تو ہم صرف یہ نہیں کہہ سکتے کہ جسم میں درد ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ "دردیں" کا لفظ لگتا تو کچھ عجیب سا ہے لیکن جسم کے تین مختلف حصوں کے درد کا ذکر کرتے ہوئے یقیناً دردیں ہی لکھنا پڑے گا۔ جسم میں درد ہونا بالکل اور بات ہے۔ اور پاؤں میں اور ہاتھ میں اور سر میں الگ الگ کسی وجہ سے درد ہونا بالکل اور بات ہے۔ بہر حال آپ کا شکریہ کہ آپ نے یہ نہایت دلچسپ لطیفہ لکھا۔ اگر کوئی صاحب اس پر مزید روشنی ڈال سکیں تو ہم ممنون ہوں گے)

○ محترمہ بشریٰ رفیق صاحبہ اسلام آباد لکھتی ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

آپ کی تازہ بتازہ نظموں شعروں اور مضامین کے حوالے سے آپ کے ساتھ ہر روز ملاقات ہو جاتی ہے۔ گذشتہ دنوں ابا جان (شیخ محمد حسن صاحب) کے نام سے آپکا مضمون پڑھا بہت خوشی ہوئی۔ بہت اچھا لگا۔ اسی روز ابا جان بھی یہاں تھے۔ انہوں نے بھی پڑھا بہت خوش ہوئے آپ کو دعا دیتے تھے۔ میری طرف سے ابا جان کے اس تعارف کے لئے شکریہ قبول کریں۔ یہ خط آپ کو ایک اور مقصد کے لئے بھی لکھ رہی ہوں میں شاعرہ تو نہیں۔ زندگی میں کبھی شاعری نہیں کی۔ بات پڑھنے کی حد تک ہی رہی لیکن ایک روز جب پاکستان اور برطانیہ کا ہاکی میچ تھا۔ اور مجھے یوں نظر آتا تھا کہ برطانیہ یہ میچ جیتنے کی راہ پہ گامزن ہے تو میں نے اپنے حب الوطنی کے جذبات کے پیش نظر اپنے خیالات کو چند ایک اشعار میں ڈھال دیا۔ ابا جان کو سنائے تو کہنے لگے کہ ضرور آپ کو بھیجوں بقول ان کے پڑیا بنا کر کیوں رکھا ہوا ہے۔ لہذا ابا جان کے کہنے پر آپ کو ارسال کر رہی ہوں۔ قابل اشاعت ہوں تو شائع کر دیجئے۔

(مکرمہ بشریٰ رفیق صاحبہ!

○ آپ کے ابا جان اور میرے خالو جان انگلستان میں سلسلے کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہاں سے جو احمدیہ بلیٹن شائع ہوتا ہے اس کے کارکنوں میں نہ صرف آپ کے ابا جان کا نام لکھا ہوتا ہے۔ بلکہ اب تو آپ کی والدہ محترمہ کا نام بھی لکھا جانے لگا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے فخر کی بات ہے۔ آپ کے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔ جب آپ کے ابا جان گذشتہ دنوں پاکستان آئے تھے۔ تو ہم نے سوچا کہ ہم انہیں قارئین سے متعارف کروائیں اور اسی لئے ہم نے ان کا ایک انٹرویو لیا اور اخبار میں شائع کر دیا ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے بھی اور آپ نے بھی اسے پسند کیا جہاں تک آپ کے اشعار کا تعلق ہے۔ ان میں بعض بہت اچھے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر آپ مشق جاری رکھیں تو خدا کے فضل سے بہت اچھے شعر کہنے لگیں گی۔ سلسلے کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم احمدیت کے تعلق سے اپنا منفرد ادب پیدا کریں۔ آپ کا ایک شعر یہاں قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

کس کس ادا پہ آپ کی قربان جاؤں میں
اٹھتا نہیں ہے سر میرا جھکتی ہے یہ جبیں)

اے میرے ساتھیو! اچھے دن آنے ہی والے ہیں۔ یقیناً اچھے دن آنے والے ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ ہم ان اچھے دنوں کو دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہیں لیکن اس بات کا ہمیں یقین ہے کہ ان دنوں کی کرنوں سے زمین دمک اٹھے گی۔ یقیناً اچھے دن آنے والے ہیں۔

ــــــــ (ایک انگریز شاعر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسیات

خواتین اور ڈپریشن

میاں سلمان احمد بابر

خوشیاں اور غم زندگی کا حصہ ہیں ۔ زندگی میں ہمیں دونوں سے واسطہ پڑتا ہے ۔ بعض لوگوں کی زندگی میں ہر بہار خوشی کے نئے پھول لے کے آتی ہے اور بعض لوگوں کے نصیب میں صرف غم ہی غم ہوتا ہے اور بقول شاعر

؎ غم دیا ہے زندگی بھی دے
غم زیادہ ہے زندگی کم ہے

آپ نے ڈپریشن کا نام تو سنا ہوگا ۔ اللہ نہ کرے آپ کبھی اس میں مبتلا ہوں ۔ عام طور پر ڈپریشن سے کم از کم تین مفہوم اخذ کئے جاتے ہیں ۔

ا ۔ موڈ کی کیفیت یعنی غصہ کی حالت میں ہونا یا خوشگوار موڈ میں ہونا وغیرہ ۔

ب ۔ علامات کا کوئی گروپ جو کسی خاص بیماری کے ساتھ مخصوص ہو ۔

ج ۔ ایک ذہنی بیماری ۔

بطور موڈ ڈپریشن ایک بین الاقوامی انسانی تجربہ ہے ۔ جو عموماً فرسٹریشن اور مایوسی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں بعض اوقات یہ بغیر کسی وجہ کے بھی دیکھنے میں آتا ہے جیسے موسمی ڈپریشن جس میں فرد کسی خاص موسم میں بغیر کسی وجہ سے اداس ہو جاتا ہے اور موسم گذرنے کے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے ۔

علامت کے طور پر اگر دیکھا جائے تو ڈپریشن سے مراد وہ تمام علامات ہیں جو افسردگی کی حالت میں دیکھنے میں آتی ہیں ۔ مثلاً یکسوئی کا فقدان، پریشان خیالی، ذہن میں کمی، دل نہ لگنا، نیند نہ آنا یا بہت آنا، خودکشی کے بارے میں خیالات وغیرہ ۔

بحیثیت بیماری ڈپریشن میں متذکرہ بالا علامات مستقل صورت اختیار کرتے ہوئے فرد کی زندگی کو اس حد تک متاثر کرتی ہیں کہ اسکی روزمرہ کی زندگی متاثر ہوتی ہے اور زندگی کا مزہ جاتا رہتا ہے ۔

آج کے دور میں جہاں جسمانی بیماریوں کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے ۔ وہاں نفسیاتی بیماریاں بھی روز بروز بڑھ رہی ہیں اور جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بہت سی جسمانی بیماریاں نفسیاتی بیماریوں کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً دل کی بیماریاں، السر پھیپھڑوں کی بیماریاں، سر درد وغیرہ وغیرہ ۔ دنیا میں ہر سال تقریباً پانچ سے چھ ہزار تک اموات خودکشی کے نتیجے میں ہو رہی ہیں جن میں پندرہ سال سے کم عمر کے بچے بھی شامل ہیں اور مغربی ممالک میں بچوں کی بڑھتی ہوئی خودکشی کی شرح ماہرین نفسیات کے نزدیک باعث تشویش بنی ہوئی ہیں ۔ اس وقت بھی ۳۵ فیصد سے ۴۰ فیصد تک برطانیہ کے مینٹل ہسپتالوں میں ایسے مریض ہیں جو ڈپریشن میں مبتلا ہیں ۔

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ڈپریشن میں فرد افسردہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہ تصور غلط ہے ۔ ڈپریشن کی بہت سی اقسام ہیں اور ہر قسم کی مختلف علامات، وجوہات اور مختلف طریقہائے علاج ہوتے ہیں جنہیں ماہرین نفسیات سوچ سمجھ کر استعمال کرتے ہیں ۔

عام طور پر ڈپریشن کی تین بڑی اقسام بیان کی جاتی ہیں ۔ جن میں ایک میں فرد بہت زیادہ غمگین ۔ دوسری میں بہت زیادہ خوش اور تیسری میں کبھی بہت زیادہ خوش اور کبھی بہت زیادہ غمگین ہو جاتا ہے ۔ مجموعی طور پر ان تمام اقسام کو موڈ ڈس آرڈرز (MOOD DISORDERS) کا نام دیا جاتا ہے

اگرچہ ہم روزمرہ زندگی میں بھی اداس اور خوش ہوتے رہتے ہیں ۔ لیکن موڈ ڈس آرڈرز کی صورت میں فرد بے حد غمگین اور بے حد خوش ہوتا ہے بعض اوقات خوشی سے بھی موت موقع ہو جاتی ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

میری زندگی کے مالک میرے دل پہ ہاتھ رکھ دے
تیرے آنے کی خوشی میں میرا دم نکل نہ جائے

ماہرین نفسیات نے ڈپریشن پر بہت سی تحقیقات کی ہیں اور اب بھی تحقیقات ہو رہی ہیں ۔ ایک نمایاں بات جو واضح طور پر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ ڈپریشن مردوں کی نسبت عورتوں میں دوگنا زیادہ پایا جاتا ہے ۔ اس کی کئی ایک وجوہات اور تشریحات بیان کی جاتیں ہیں ۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں ۔

ا :۔ فطری طور پر عورتیں جذبات کا اظہار کر دیتی ہیں جبکہ مرد نشہ آور اشیاء مثلاً الکحل، سگریٹ، چائے وغیرہ کے زیادہ استعمال سے غم کو بھلانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

ب :۔ ایک تھیوری یہ بھی ہے کہ عورتوں میں ڈپریشن کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ انہیں شروع ہی سے مردوں پر انحصار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے ۔

ج :۔ "LEARNED HELPLESSNESS" اس سلسلے میں بہت اہمیت کی حامل ہے ۔

د :۔ پروفیسر بلش اور نیلسن BUSH & NELSON نے ۱۹۷۶ء میں اپنی تحقیقات سے ثابت کیا کہ عورتوں میں ڈپریشن اس وجہ سے زیادہ ہوتا ہے کہ انہیں بچپن سے یہ بات باور کروا دی جاتی ہے کہ وہ مردوں کے مقابلے میں کم تر ہیں

ہ :۔ ریڈلوف (REDLOFF) نے ۱۹۷۵ء میں معاشرتی حیثیت پر زور دیتے ہوئے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں دلچسپ نتائج پیش کئے جس میں اس نے ثابت کیا کہ شادی شدہ خواتین کے مسائل غیر شادی شدہ خواتین کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور مردوں میں یہ بات الٹ ہے ۔ کلرمین (KLERMAN) نے ۱۹۷۷ء میں اس سلسلے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا کہ شادی کے بعد مرد کے ذمہ دو کردار ہوتے ہیں یعنی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے اور دوسرا پیشہ وارانہ کردار جن سے اسکی کافی حد تک تسکین ہو جاتی ہے جبکہ عورت صرف خاتون خانہ کی حیثیت سے ہی کردار ادا کرتی ہے ۔ شادی شدہ خواتین اگر ملازمت کرنا بھی چاہیں تو انہیں ناسازگار حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۔

تاہم ایک اور برطانوی ماہر نفسیات براؤن (BROWN) نے اپنی ریسرچ سے یہ ثابت کیا ہے کہ کامیاب ازدواجی زندگی کی صورت میں خواتین میں STRESS اور تشویش بہت حد تک کم ہو جاتے ہیں اور ان میں معمولی ڈپریشن بھی بہت کم دیکھنے میں آیا ہے اس کے برعکس ازدواجی زندگی کی ناکامی کی صورت میں خواتین میں ڈپریشن کئی گنا زیادہ دیکھنے میں آیا ہے ۔

و :۔ بعض ماہرین کے نزدیک خواتین میں زیادہ ڈپریشن کی وجہ ہارمونز اور سیکس کروموسومز بھی ہو سکتے ہیں ان تحقیقات پر غور کرنے سے ذہن میں اور بہت سے سوالات ابھرتے ہیں اور درحقیقت اس سلسلہ میں ابھی تک بہت سی تحقیقات کرنے والی باقی ہیں ۔

میاں عبدالرؤف

کپڑے سینے کی مشین کی سوئی کی ایجاد

کپڑے سینے کی سوئی کی ایجاد کے تحت ایک معلوماتی مضمون "الفضل" مورخہ ۹ راپریل ۱۹۹۰ء نظر سے گزرا ۔ اس ضمن میں کپڑے سینے کی مشین میں فٹ سوئی کی ایجاد کے متعلق ایک دلچسپ معلوماتی مضمون درج ذیل ہے ۔

انگلستان کے ایک چھوٹے سے شہر میں ایک لوہار رہتا تھا ۔ چونکہ کثیر الاولاد تھا ۔ اس لئے اس کی بیوی اپنے اور بچوں کے کپڑے سینے میں بہت سا وقت صرف کر دیتی تھی ۔ اور گھر کے باقی کام رہ جاتے تھے ۔ چونکہ زمانہ صنعتی ترقی کی طرف مائل تھا ۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ بھی ایک ایسی مشین ایجاد کرے جس سے ہاتھ کی سلائی میں جو بہت سا وقت صرف ہوتا ہے وہ بچ جائے اور محنت بھی کم کرنی پڑے ۔ لہذا اس نے ایک ایسی مشین بنانے کی ٹھان لی اور اس کام میں لگ گیا ۔ مہینوں اور سالوں کی محنت سے اس نے کئی ماڈل بنائے مگر وہ صحیح اور قابل اعتماد مشین بنانے میں ناکام رہا ۔ اس نے ہمت نہ ہاری اور اپنے کام میں لگا رہا حتی کہ گھر کا تمام سرمایہ اس کام میں ختم ہو گیا ۔ اور حالت فاقوں تک پہنچی ۔ ایک دن ایسا ہوا کہ گھر کی پائی پائی خرچ کرنے کے بعد اس شام کو اس کے پاس اتنی پونجی بھی نہ تھی کہ رات کا کھانا خرید سکتا ۔ لہذا گھر کے تمام افراد رات کو بھوکے سوئے ۔ اور وہ خود بھی پریشان حال روتے روتے سو گیا ۔ رات کو اس نے ایک نہایت ہی ڈراؤنا اور بھیانک خواب دیکھا ۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ افریقہ کے ایک جنگل میں حیران و پریشان پھر رہا ہے اور پھر ایسا ہوا کہ قوی الجثہ حبشیوں کے ایک گروہ نے اسے پکڑ لیا اور اپنے لمبے لمبے نیزوں سے جن کے ساتھ موٹے موٹے رسے لگے ہوئے تھے ۔ اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں ۔ جونہی ایک حبشی نے اسے مارنے کے لئے اپنا نیزہ بلند کیا ایک چیخ کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی وہ پسینہ سے شرابور اور خوف و ہراس کی حالت میں بیٹھا اس ہیبت ناک خواب پر غور کر رہا تھا کہ یکایک اس کے دماغ میں بجلی کی طرح ایک خیال دوڑا اور وہ خوشی سے اچھل پڑا ۔ اس کو یاد آیا کہ وہ موٹے موٹے رسے جو حبشیوں کے نیزوں میں ٹنگے ہوئے تھے وہ نیزوں میں ہینڈل کی بجائے ان

باقی ص۷ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۳ سے آگے

میں وزیر مال کے عہدہ پر فائز تھے۔ با ایں ہمہ انہوں نے اپنی صاحبزادی کی شادی اتنی سادگی سے کی کہ ان کے رفقاء اور اکثر عزیزوں کو خبر تک نہ ہوئی۔ نہ کوئی بارات تھی۔ نہ کوئی مہمان اور نہ کوئی دعوت یا جہیز۔ صرف چوہدری شاہ نواز صاحب جو چھوڑ گئے اور ان کے ساتھ ان کی بیگم کو روانہ کر دیا گیا اور اس طرح سادگی کی ایک مثال قائم کی گئی جو کہ ہم سب کے لئے لائق تقلید ہے۔

۱۹۷۰ء کے بعد چوہدری صاحب کی رہائش اکثر و بیشتر انگلستان میں ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ انہوں نے کاروبار کے مختلف شعبے اپنے بچوں کی تحویل میں دینے شروع کر دیئے۔ تاہم اکثر کاموں پر خود نظر رکھتے اور بچوں کو مناسب ہدایات دیتے تاکہ ان کی مناسب کاروباری تربیت ہو سکے۔ ان کے بڑے صاحبزادے محمود نواز کراچی میں اور چھوٹے صاحبزادے منیر نواز لاہور میں مقیم ہیں۔ بڑی صاحبزادی امۃ الحی کے میاں چوہدری محمد خالد اور چھوٹی صاحبزادی امۃ الباری کے میاں چوہدری محمد نعیم بھی خاندانی کاروبار سے منسلک ہیں اور اس میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اپنے اپنے رنگ میں سب بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں اور اپنے اپنے کام نہائت عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ وسیع نظر۔ ہمت اور بلند حوصلہ عطا فرمادے جو کہ چوہدری شاہ نواز صاحب کے نمایاں اوصاف تھے۔

۱۹۸۳ء تک چوہدری صاحب کی صحت مثالی سمجھی جاتی تھی اور وہ اتنا سفر کرتے اور کام میں اس طرح ہمہ تن مصروف رہتے کہ دیکھنے والے حیران ہوتے۔ پہلے انہیں دل کی معمولی سی تکلیف ہوئی اور پھر وہ عارضہ ہو گیا جو کہ "پارکنسز" بیماری کہلاتا ہے اور جس کا خاطر خواہ علاج فی الحال دریافت نہیں ہو سکا۔ اس طرح آہستہ آہستہ ان کی جسمانی حالت کمزور ہوتی گئی اور وہ آزادانہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔ اس حالت میں بھی خدا کے فضل سے ذہن بالکل صاف تھا۔ اور یادداشت بھی ٹھیک رہی۔ اپنی روائتی ہمت اور خندہ پیشانی سے انہوں نے بیماری کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آخر تک کاروباری فیصلوں اور دیگر مشاغل میں پورا پورا حصہ لیتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنی دنیوی زندگی کا آخری دن بھی نہائت مصروفیت اور گہما گہمی میں گزارا اور پھر اس بلانے والے کے حضور حاضر ہو گئے جو کہ سب کا آقا اور مولا ہے۔ وفات کا دن بھی الٰہی تقدیر سے نہائت مبارک دن تھا۔ یعنی کہ جمعہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء اور یوں سلسلہ کے اس فدائی نے احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے سال کے اختتام پر اپنی ابدی زندگی کا آغاز کیا۔ ۲۵ مارچ کو بعد نماز ظہر جنازہ مولوی محمد حسین صاحب رفیق بانی سلسلہ نے بیت المبارک میں پڑھایا اور وصیت کے مطابق تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

چوہدری صاحب احمدیت کے فدائی تھے اور اپنا سب کچھ اس پاک آئین پر قربان کرنے کیلئے تیار رہتے تھے۔ بانی سلسلہ سے انہیں اتنی گہری عقیدت تھی کہ اس پاک ہستی کے ذکر پر ان کی آنکھوں میں اکثر آنسو بھر آتے۔ مالی تحریکوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور بہت کم لوگ ہوں گے جنہوں نے مختلف جماعتی اغراض کے لئے اتنی کثیر رقوم پیش کی ہوں جتنی کہ اس قد آور مگر خاموش احمدیت کے سپاہی کو توفیق ملی۔ وہ نہ صرف خود دل کھول کر مالی تحریکوں میں حصہ لیتے بلکہ ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو بھی پرزور تحریک کرتے اور یاددہانی کرواتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب قربانیوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی خاص رحمت کی آغوش میں جگہ دے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

کے سِروں کے ساتھ وابستہ تھے۔ صبح کو اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سوئی جس کا ناکہ عام کپڑے سینے والی سوئی کی طرح ہینڈل کی طرف تھا۔ اس کو اس نے سوئی کے سرے پر منتقل کر دیا۔ پھر اس نے دیکھا اب سوئی اس کی مشین میں صحیح طور پر کام کر رہی تھی اس طرح وہ سلائی کی سب سے پہلی مشین بنانے میں کامیاب ہو گیا۔

اعلان دارالقضاء ربوہ

"مکرم حافظ محمود احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب سکنہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست کی ہے کہ ان کے والد وفات پا گئے ہیں لہٰذا ان کا مکان قطعہ نمبر ۳۵/۳ برقبہ دس مرلہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ درخواست دہندہ حافظ محمود احمد بٹ صاحب ان کے بھائی ریاض احمد بٹ صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دے۔"

("ناظم دارالقضاء ربوہ")

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۵۶:- میں سردار محمد ولد محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال بیعت اکتوبر ۱۹۶۷ء ساکن چک ۶۵۵/۶ گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے زرعی اراضی ۳۴ کنال ۵ مرلہ مالیتی اندازاً ۶،۹۱،۵۷۳/- روپے واقع چک ۶۵۵/۶ گ۔ب ضلع فیصل آباد۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سردار محمد چک ۶۵۵/۶ گ۔ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد اکبر خان وصیت نمبر ۲۳۳۲۱۔ گواہ شد نمبر ۲ مسعود احمد خان ولد محمد اکبر خان چک نمبر ۵۹۱ گ۔ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۷:- میں محمد سردار خان ولد رانا عبدالرحمن صاحب قوم جھمٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ آہیرانوالہ کوچہ احمدیہ خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سردار خان محلہ آہیرانوالہ کوچہ احمدیہ خوشاب۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد احمد سعید ولد رانا عطاء اللہ صاحب محلہ آہیرانوالہ خوشاب۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک جہانگیر محمد جوئیہ ایڈووکیٹ جوہر آباد ضلع خوشاب۔

مسل نمبر ۲۷۴۵۸:- میں مہر بشارت احمد ولد مہر داؤد احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بادشاہانوالہ خوشاب شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مہر بشارت احمد ولد مہر داؤد احمد محلہ بادشاہانوالہ خوشاب۔ گواہ شد نمبر ۱ صادق محمد طاہر ولد ڈاکٹر غلام محمد خوشاب گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۲۴۷۱۔

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال خصوصی طور پر جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کی کتنی وصولی ہو چکی ہے چھ ماہ گزرنے پر بجٹ میں سے کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے۔ امید ہے اس طرف توجہ فرما کر مرکز میں رپورٹ کریں گے۔

سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ وقفِ نو

۳، اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳، اپریل ۱۹۹۱ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳، اپریل ۱۹۸۷ء کو جماعت میں یہ تحریک فرمائی کہ آئندہ دو سال میں پیدا ہونے والے بچے احباب جماعت تحریک وقف نو میں پیش کریں۔ ۱۰، فروری ۱۹۸۹ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک کو آئندہ ڈیڑھ سال کے لئے بڑھا دیا اور فرمایا کہ واقفین نو کی تعداد ۵۰۰۰ ہونی چاہیئے۔ اب تک یہ تعداد ۳۳۰۰ تک پہنچی ہے۔ ابھی ۱۷۰۰ کی کمی ہے جبکہ صرف ایک سال کا عرصہ باقی رہ گیا ہے، احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ پیارے امام کی خواہش کو پوری کرنے کے لئے اس تحریک میں شمولیت اختیار کریں اور اپنے بچے اس تحریک میں پیش کریں۔ بچوں کے کوائف وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ پاکستان کو ارسال کریں۔

وکیل الدیوان

تحریک جدید ربوہ ۔ پاکستان

ربوہ میں فرانسیسی کلاس کا اجراء

فرانسیسی زبان سیکھنے والے شائقین احباب اور نوجوانوں کے لئے ایک فرانسیسی کلاس شروع کی جارہی ہے۔ جس میں عام بول چال کے علاوہ ابتدائی زبان سکھائی جائے گی۔

قوائد حسب ذیل ہوں گے۔

۱۔ ابتدائی کورس تین ماہ کا ہوگا۔

۲۔ کلاس ہفتہ میں تین روز یعنی ہفتہ۔ سوموار اور بدھ کے روز شام کے وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے ہوا کرے گی۔

۳۔ اس کلاس کی فیس پچاس روپے ماہوار ہوگی۔

۴۔ اس ابتدائی کورس کے بعد کامیاب ہونے والے طلبہ کو ایڈوانس کورس پڑھایا جائے گا۔

۵۔ کلاس ۹ مئی ۱۹۹۰ء سے شروع ہوگی۔

خواہش مند نوجوان درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ واضح رہے کہ کلاس کی نشستیں محدود ہیں۔

طارق محمود طارق ۱/۳۳ دارالرحمت غربی ربوہ

ضرورت ہے

فضلِ عمر ہسپتال میں محنتی دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے۔ جو باغبانی کا شوق اور تجربہ رکھتے ہوں۔ آسامی بالمقطع ہوگی۔ ماہوار الاؤنس -/۶۸۰ روپے کے علاوہ امداد موسم گرما، سرما بھی دی جائے گی۔ علاج معالجہ کی سہولت فری ہوگی۔

خواہشمند افراد اپنی درخواستوں (جو صدر محلہ سے تصدیق شدہ ہوں) کے ہمراہ خاکسار سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہش مندوں کیخاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان

کا

ماہانہ پروگرام

۵-۶-۷ تاریخ کو مشہور دواخانہ نزد بیٹریکس اقصیٰ چوک ربوہ ۱۵-۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳/۷ کراچی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ حضوری باغ روڈ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

(رجسٹرڈ)

مینجر **مشہور دواخانہ گوجرانوالہ**

خبریں

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی کے سپیکر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ملک کے سیاستدان ملک بچانے کی بجائے اپنی اپنی حکومتیں بچا رہے ہیں دشمن دھمکیاں دے رہا ہے۔ مگر یہاں داخلی انتشار بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں انصاف نہیں ملتا حالانکہ انصاف نہ دینے والی حکومتیں خواہ وہ کتنی ہی جمہوری کیوں نہ ہوں مٹ جایا کرتی ہیں۔ جبکہ انصاف دینے والی آمریت بھی برقرار رہا کرتی ہے۔

○ سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ضیاالحق کی باقیات جمہوریت کا خاتمہ کرنا چاہتی ہیں

○ بھارت نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ پاکستان منشیات کی سمگلنگ روکنے کیلئے تعاون نہیں کر رہا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو دہشت گردوں کی جماعت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

○ وزیر ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ ریل کے کرایوں میں معمولی اضافہ ہو سکتا ہے

○ کراچی کے مختلف مقامات پر فائرنگ کے نتیجے میں رینجرز کو طلب کر لیا گیا۔

○ جھنگ میں مسلسل فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر میں زبردست کشیدگی ہے۔ حساس علاقوں میں پولیس اور رینجرز کے دستے تعینات کر دئیے گئے ہیں۔

○ پاکستان نے کرکٹ کے عالمی چیمپئن آسٹریلیا کو ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد ہرا کر آسٹریلیشیا کپ کے چیمپئن ہونے کا اعزاز برقرار رکھا۔ وسیم اکرم نے شارجہ میں دوسری ہیٹ ٹرک کی انہوں نے ۴۹ رنز بنائے اور تین وکٹیں حاصل کیں۔ اُن کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ جبکہ پاکستانی فاسٹ باؤلر وقار یونس مین آف دی سیریز رہے۔ سلیم ملک نے ۸۷ رنز بنائے۔ آصف زرداری نے انعامات تقسیم کئے۔

> خدا ..... غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔
>
> (حقیقۃ الوحی)

غیر ملکی خبریں

○ نیپال کے شاہ بریندرا نے بادشاہت سے دستبردار ہونے اور عملی سیاست میں حصہ لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس طرح ایشیا کی اس قدیمی بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔

○ اسرائیل کی ایک گن بوٹ نے اردن کے شاہی جہاز پر اس وقت حملہ کر دیا جب شاہ حسین اس پر سفر کر رہے تھے۔ شاہ حسین حملے کے وقت عرشے پر موجود تھے لیکن وہ محفوظ رہے امریکہ نے اس واقعہ پر شدید ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔

○ امریکی کانگرس میں بھارت کی امداد کم کرنے کا بل پیش کر دیا گیا ہے۔ ۲۵ اراکین سینیٹ نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک بھارت ایمنسٹی انٹرنیشنل کو انسانی حقوق کے معاملے میں چھان بین کی اجازت نہیں دیتا جب تک اس کی امداد کم کر دی جائے۔

○ اگلا ایشیا کپ کرکٹ ٹورنامنٹ پاکستان میں ہوگا۔

○ بتایا گیا ہے کہ اس سال کے شروع میں روسی فوج نے روس کے صدر گورباچوف کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جو بروقت انکشاف ہو جانے پر ناکام بنا دی گئی۔ اس سازش کی وجہ گورباچوف کا اصلاحات کا پروگرام بتایا جاتا ہے۔

○ بھارت کی فوج نے اننت ناگ میں چھاپے مار کر ایریا کمانڈر سمیت ۵۶ حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بھارتی فوج نے بھاری مقدار میں گولہ بارود برآمد کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

○ بھارت میں سکھوں نے کانسٹیبل سمیت ۱۴ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ ۲۱ کو شدید زخمی کر دیا۔ یہ قتل مختلف مقامات پر کئے گئے ہیں۔

○ افغانستان کے سربراہ نجیب نے کہا ہے کہ افغانستان کے انتخابات کے لئے میں استعفیٰ نہیں دوں گا۔